السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کا سماع مزامیر کو جائز کہنا کیسا ہے اور مرزا غلام احمد کا مسیح فرماتے ہیں علمائے دین احادیث مذکورہ ذیل کے بارہ میں کہ یہ صحیح ہیں یا ضعیف یا موضوع اور ان میں سے نمبر 1 و نمبر 4 کو حدیث قدسی کہنا کیسا ہے و نیز اما مشوکانی موعود ہونے کا دعوے کرنا کیسا ہے۔ وہ حدیثیں یہ ہیں:

لولاک لما خلقت الافلاک (2) من زار العلماء فکانما زارنی ومن صافح العلماء فکانما صافحنی ومن جالس العلماء فکانما جالسنی ومن جالسنی فی الدنیا اجلس یوم القیمۃ (3) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (4) انہ کان صلی اللہ علیہ وآلہ (1) وسلم یقول اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین (5) رجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرح مسلم میں لکھتے ہیں، یحرم[1] روایۃ الحدیث الموضوع علی من عرف کونہ موضوعا او حدیث نمبر 4 کے باقی سب حدیثیں موضوع ہیں اور حدیث موضوع کو موضوع جان کر بیان حرام ہے اور داخل وعید ہے۔ امام نووی غلب علی ظنہ وضعہ فمن روی حدیثا علم وضعہ اوظن وضعہ فھو مندرج فی الوعیدہاں حدیث نمبر 1 کی نسبت ملا علی قاری اپنے موضوعات میں لکھتے ہیں: قال[2] الصنعانی انہ موضوع کذافی الخلاصۃ لکن معناہ صحیح نقد روی الدیلمی عن ابن نے اس میں سکوت کیا ہے اور بعد ثبوت وضع حدیث نمبر 1 کے اس کو حدیث قدسی کہنا عباس مرفوعا اتانی جبرئیل فقال یا محمد لولاک ما خلقت الجنۃ ولولاک ما خلقت النار و نیز حدیث نمبر 3 کی نسبت لکھتے ہیں کہ علامہ سیوطی محض خطا ہے، و نیز حدیث نمبر 4 یہ بھی قدسی نہیں ہے۔ اس لیے کہ عبارت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود دال ہے اس پر کہ یہ قول اللہ عزوجل کا نہیں کیونکہ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جو بواسطہ جبرئیل یا بلاواسطہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے پہنچی ہو، اسی وجہ سے جو حدیث قدسی ہوتی ہے، عبارت اس کی یوں ہوتی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ عزوجل۔

کا سماع مزامیر کو جائز کہنا بجا ہے مگر وہی جس کو شارع نے مباح کہا ہے، جیسا کہ نیل الاوطار جلد سادس باب الدف واللھوفی النکاح میں مذکور ہے اور حد مباح سے جو باہر ہے، ہر گز جائز نہیں، بلکہ اس پر وعید ہے، امام شوکانی چنانچہ نیل الاوطار جلد سابع باب ماجاء فی آلۃ اللھو میں مذکور ہے، ابن ماجہ کی حدیث ہے، لیشر[3] بن ناس من امتی الخمر یسمونھا بغیر اسمھا یعزف علی رؤسھم بالمعازف والمغنیات یخسف اللہ بھم الارض ویجعل منھم القردۃ بھی انہیں میں سے ہیں، حالانکہ جس والخنازیر، غرضیکہ سماع بامزامیر مجاوز حد اباحت ہے جس کے عدم جواز میں صحیح حدیثیں مروی ہیں، ہاں یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے.جماعت صوفیہ اباحت مطلقہ کے قائل ہیں اور امام شوکانی حدیث سے اباحت ثابت کی جاتی ہے اس میں حضرت عائشہؓ کا قول ولیستا بمغنیتین ثبوت اباحت کی نفی کرتا ہے.بخاری شریف پارہ 4 باب سنۃ العیدین میں ہے عن[4] عائشۃ قالت دخل ابوبکر وعندی جاریتان من جواری الانار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث ولیستا بمغنیتین و نیز بہت سے علماء نے حرام لکھا ہے۔ اور مرزا غلام احمد کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سراسر غلط ہے اور محض باطل ہے، وہ مسیح موعود نہیں ہے۔

ھوالموفق:

حدیث نمبر 4 کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے مگر حق یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے، حاکم نے مستدرک میں اس کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے تلخیص المستدرک میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے، کمافی الفوائد للعلامۃ حافظ ابن حجر تلخیص الجبیر صفحہ 275 میں لکھتے ہیں، ''اے اللہ مجھ کو مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ'' الحدیث، اس کو ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور ابن ماجہ نے ابوسعید سے روایت الشوکانی کیا ہے اور اس کی سند بھی ضعیف ہے، مستدرک حاکم میں اس کے اور بھی طرق ہیں اور بیہقی نے اس کو عبادۃ بن صامت سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے زیادتی کی جو اس کو موضوع لکھ دیا۔

مجیب نے مسئلہ غنا و سماع میں اجمال سے کام لیا ہے و نیز علامہ شوکانی کو اباحت مطلقہ کے قائلین سے شمار کیا ہے، حالانکہ علامہ ممدوح اباحت مطلقہ کے ہر گز قائل نہیں ہیں علامہ ممدوح نے اس مسئلہ پر نیل الواطار میں دو مقام میں بحث کی ہے، دونوں مقام سے ان کی عبارت مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے تاکہ اس مسئلہ میں جو ان کی تحقیق ہے وہ ظاہر ہو اور فی الجملہ اس مسئلہ کی توضیح بھی ہو، نیل الاوطار صفحہ 106 جلد 6 باب الدف واللھو میں لکھتے ہیں، وفی ذلک رای فی حدیث فصل مابین الحلال والحرام الدف والصوف فی النکاح دلیل عن انہ یجوز فی النکاح ضرب الادفاف ورفع الاصوات بشئ من الکلام نحو اتیناکم اتیناکم و نحوہ لا بالاغانی المہیجۃ للشرور المشتملۃ عن وصف الجمال والفجور ومعاقرۃ الخمور فان ذلک یحرم فی النکاح کما یحرم فی غیرہ وکذلک سائر الملاھی المحرمۃ۔ یعنی اس حدیث میں کہ حلال نکاح اور حرام نکاح میں دف اور صوت کا فرق ہے، دلیل ہے اس بات کی کہ جائز ہے نکاح میں دف بجانا اور آواز بلند کرنا ایسے کلام کے ساتھ جو اتیناکم اتیناکم کے مثل ہو نہ ایسا گیت گانا جو بُرائیوں کو ہیجان میں لانے والا ہو یعنی جو بیان حسن وجمال اور فجور وشراب نوشی پر مشتمل ہو اس واسطے کہ ایسا گیت نکاح میں بھی حرام ہے اور غیر نکاح میں بھی اور اسی طرح تمام ملاہی محرمہ نکاح میں بھی حرام ہیں اور غیر نکاح میں بھی حرام ہیں۔

اور نیل الاوطار جلد سابع صفحہ 315 میں لکھتے ہیں، قد اختلاف العلماء فی الغناء مع الۃ من الات الملاھی وبدونھا فذھب الجمھور الی التحریم مستدلین بما سلف وذھب اھل المدینۃ ومن وافقھم من علماء الظاھر وجماعۃ من الصوفیۃ الی الترخیص فی السماع ولو مع العود والیراع یعنی غناء کی حلت وحرمت میں علماء کا اختلاف ہے، آلات ملاہی میں سے کسی آلہ کے ساتھ ہو یا بدوں اس کے ہو،جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے اور ان کی دلیل وہ احادیث وروایات ہیں جو پہلے مذکور ہو چکیں اور اہل مدینہ اور بعض علمائے ظاہر کے نزدیک اور صوفیہ کی ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے اگرچہ عود اور یراع کے ساتھ ہو۔

پھر دلائل طرفین کے مع بالہا دما علیہا بیان کر کے آخر میں لکھتے ہیں:

یعنی جب فریقین کے دلائل کو مع مالہا وما علیہا ہم تحریر کرچکے تو اب ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ محل نزاع دائرہ حرام سے خارج ہو تو ہو مگر دائرہ اشتباہ سے خارج نہیں ہوسکتا اور مؤمنین کی شان یہ ہے کہ شبہات کے پاس ٹھہر نہیں جاتے جیسا کہ حدیث صحیح میں اس کی تصریح آئی ہے اور جو شخص شبہات کو ترک کرتا ہے وہ اپنی آبرو اور دین کو پاک کرتا ہے اور جو شخص چراگاہ کے گرد گھومتا ہے اس کا اس میں واقع ہوجانا کچھ بعد نہیں ہے، بالخصوص جب کہ غناء مشتمل ہو، ذکر قد وقامت اور خد وخال اور بیان حسن وجمال اور ہجر ووصال وغیرہ پر اس واسطے کہ ایسے غنا اور راگ کا سننے والا بلا اور مصیبت سے خالی نہیں ہوسکتا، اگرچہ نہایت درجہ کا دیندار ہو اور دین میں نہایت سخت ہو اور اس شیطانی وسیلہ کے کتنے قتیل ہیں، جن کا خون بدرور انگان ہے اور کتنے قیدی ہیں جو اس کے عشق و شیفتگی میں گرفتار و مقید ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہم میانہ روی اور ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں اور اس مسئلہ کی بحث کو پورے طور پر جو شخص دیکھنا چاہے اس کو ہمارا رسالہ موسومہ ابطال دعوے الاجماع علے تحریم مطلق السماع ضرور دیکھنا چاہیے۔''

نیل کی ان دونوں عبارتوں سے صاف معلوم ہوا کہ علامہ شوکانی جماعت صوفیہ کی طرح اباحت مطلقہ کے قائل نہیں ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔.

(سید محمد نذیر حسین)   (کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

---

[1] حدیث موضوع کی روایت کرنا اس آدمی پر حرام ہے جس کو اس کے موضوع ہونے کا علم ہونا یا غالب ظن اس کے موضوع ہونے کا ہو اور جو ایسی حدیث جانتے ہوئے روایت کرے جو موضوع یا بظن غالب موضوع ہو تو وعید میں شامل ہے۔

[2] صنعانی نے کہا یہ حدیث موضوع ہے، لیکن اس کا معنی صحیح ہے، ابن عباس نے مرفوعا روایت کیا ہے کہ جبرئیل نے میرے پاس آکر بیان کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے محمد (ﷺ) اگر تو نہ ہوتا تو میں جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔''

[3] میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کوئی اور رکھ لیں گے اور ان کی مجالس میں باجے اور راگ رنگ ہوگا، اللہ بعض کو ان میں سے زمین میں غرق کردے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا ڈالے گا۔

[4] حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ابو بکر ؓ آئے، اس وقت انصار کی دو چھوکریاں میرے پاس وہ شعر گارہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں کہے تھے اور وہ پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں۔

فتاوی نذیریہ

جلد01